Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | اتوار ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ ۔ ۱۵ امان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۳

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے مورخہ ۱۳ مارچ کو جو رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کو بھجوائی ہے۔ وہ ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

"حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے یرقان کی کیفیت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ مزید افاقہ ہوا ہے۔ اور عمومی صحت بہتری کی طرف مائل ہوئی ہے۔ اصل بیماری کا علاج بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔ اور ماہر ڈاکٹر صاحبہ جو سیدہ بیگم صاحبہ کا علاج کر رہی ہیں کی رائے میں اس طریق علاج کے اثرات ظاہر ہونے میں ابھی کچھ عرصہ لگے گا۔ (اللہ نے چاہا تو) ہومیوپیتھک علاج بھی ساتھ ساتھ باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ مگر یہ سب دنیاوی علاج محض بہانے ہیں۔ اصل شفاء تو دعاؤں کے جذب سے آسمان سے اُترے گی۔ اس لئے احباب اپنی پُر تاثیر دعائیں جاری رکھیں۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دُوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مکمل کرنے تھے۔ اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکّی ہے اور کچھ مدنی۔ مکّہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذا رسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کے کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپؐ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے۔ اور جو پیغام خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی۔ پھر مدینہ میں جب آپؐ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا، باوجود قوّتِ انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔" (ملفوظات جلد سوم صـ ۴۷)

"مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن میں خدا کا محتاج ہے اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں، لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا اور ان موقعوں پر ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جن میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے حتیٰ کہ "(اگر اللہ نے چاہا تو)" بھی زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہے۔ مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو اُن کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر آن میں اور اپنے ہر ایک ذرّہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا۔" (ملفوظات جلد سوم صـ ۴۷۱-۴۷۲)

جنازہ ہائے حاضر و غائب

جو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے پڑھائے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ فروری ۱۹۹۲ء کو نماز ظہر سے پہلے بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل احباب کے جنازہ ہائے حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر: مکرم احمد علی خارج صاحب آف HAYES

جنازہ ہائے غائب:

۱۔ مکرم صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال

۲۔ مکرمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالوحید خان صاحب سیکرٹری مال لاہور

۳۔ مکرم اقبال احمد صاحب ابن مکرم عبدالکریم صاحب محافظ خاص۔

۴۔ ASSIA MACDOOM KHAN ماریشس۔

۵۔ مکرم میاں محمد نصیر صاحب ابن چوہدری محمد بشیر صاحب۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

زندگی وقف کرنے کیلئے عورتوں کی تڑپ

اقتباس از خطبہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"کچھ عرصہ ہوا کالج کی ایک سٹوڈنٹ ہمارے گھر آئی اور اس نے مجھے ایک رقعہ دیا جس میں لکھا تھا کہ میں دین کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا۔ بی بی لڑکیاں زندگی وقف نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ واقف زندگی کو (تربیت) کے لئے گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے، بلکہ بعض دفعہ اسے ملک سے بھی باہر جانا پڑتا ہے۔ اور لڑکیاں اکیلی باہر نہیں جا سکتیں۔ ہاں اگر تم زندگی وقف کرنا چاہتی ہو تو کسی واقف زندگی نوجوان سے شادی کر لو۔ وہ خاموش ہو کر چلی گئی۔ میری بیوی کی ایک ہم جماعت کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ کہنے لگی۔ میں نے اس سے پہلے کی نیّت کی ہوئی تھی کہ میں اپنی زندگی دین کے لئے وقف کروں گی۔ لیکن اس نے پہل کر لی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ اس کی شادی ایک غیر ملکی واقف زندگی نوجوان سے ہو گئی۔ اب دیکھو نیک نیّتی کیسے اچھے پھل لاتی ہے۔ پھر ایک دن ایک اور لڑکی روتی ہوئی میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں کسی واقف زندگی نوجوان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میرے والد اس میں روک بنتے ہیں اور وہ میری شادی واقف زندگی سے نہیں

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵، امان ۱۳۷۱ ہش ۱۵، مارچ ۱۹۹۲ء

رعائت اسباب اور ایمان باللہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"چار پانچ دن یہاں رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دعا کی تحریک ہو۔ یہ خیال نہ کرو کہ پیچھے نقصان ہوگا۔ سب کچھ خدا کرتا ہے۔ اسباب پر نظر نہ رکھو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ رعائت اسباب ہی چھوڑ دو۔ بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلاں بات ہو تو ہی یہ ہوگا۔ جیسے کہ روٹی کھانا پانی پینا منع نہیں ہے مگر اس پر بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے۔ کئی آدمی روٹی کھاتے ہیں ادھر سُول (درد) ہُوا اور جان گئی۔ پانی پیا اور ہیضہ سے مر گئے۔ ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے۔ اسباب وہی بہم پہنچاتا ہے۔"

اگر کوئی کہے کہ رعائت اسباب ہی چھوڑ دو تو یقیناً وہ ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ یا یوں کہہ لیجے کہ اس دنیا میں اس کا گذارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر رعائت اسباب پر ہی بھروسہ کرے تو خدا تعالیٰ پر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ متوازن بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی قائم رہے اور رعائت اسباب کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ اور اس کا وہی طریق ہے جو حضرت اقدس۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ رعائت اسباب کو مدنظر تو رکھے لیکن یہ نہ سمجھے کہ رعائت اسباب ہی سب کچھ ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کرتا ہے۔ نظر خدا پر بھی رہے اور ہر کام کرتے ہوئے یا کرنے کے بعد اسے یقین ہو کہ نتیجہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جیسا چاہے گا ویسا ہی ہوگا۔ ایسا کرنے سے اسباب بھی استعمال میں آ گئے اور ایمان بھی سلامت رہا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا کرنے سے اس کا ایمان بڑھے گا اور بڑھتا رہے گا۔ اور اگر ایمان بڑھتا رہے گا تو نتیجہ کے طور پر اللہ تعالیٰ سامان بھی پہلے سے زیادہ مہیا فرماتا رہے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا ایک طرح سے اس کا شکر گذار ہونے کے مترادف ہے۔ اور شکر گذاری کا صلہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ یوں دیتا ہے کہ اسباب کی فراہمی میں آسانی اور فراخی پیدا کر دیتا ہے۔

پس حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق ہمیں تمام اسباب کو استعمال میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان اسباب کی فراہمی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور شکر ادا کرنے کا یہ پہلو بھی سامنے رکھنا چاہیئے۔ کہ اسباب کے استعمال کے باوجود نظر اسی کی طرف رہے کہ جو کرے گا وہی کرے گا۔ اور نتیجہ خدا کے ہاتھ میں دے کر اس سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ بہتری کرے۔ گویا کہ یہ ساری باتیں ایک لڑی میں پروئی ہوتی ہیں۔ اسباب کا استعمال، خدا تعالیٰ پر نظر۔ نتیجہ اسی کے ہاتھ میں اور پھر آخری بات۔ اس سے دعا۔ یہی لڑی کامیابی کا راز ہے۔

بیویوں سے مل سکے گر عزّت و تکریم تو
گھر خدا کے فضل سے بن جائے جنّت کی مثال
ہیں میاں بیوی اگر گاڑی کے دو پہیے جناب
خوب نبھ سکتی ہے گر ہو نرم رَو دونوں کی چال

ابوالاقبال

گلزارِ محبّت

۱۔ آثارِ محبّت

دِل جس کا ہُوا حاملِ اسرارِ محبّت — چہرہ پہ برسنے لگے انوارِ محبّت
لائے نہ اگر لب پہ بھی گفتارِ محبّت — آنکھوں سے عیاں ہوتے ہیں آثارِ محبّت
یہ جوش دبائے سے اُبھرتا ہے زیادہ — مجبُور ہے مجبُور ہے سرشارِ محبّت
یہ دَرد کبھی رازِ نہاں رہ نہیں سکتا — گو ضبط بھی کرتا ہے بیمارِ محبّت
پُوچھے دلِ عُشّاق سے کوئی کہ یہ کیا ہے — کِس لُطف کی دیتا ہے کھٹک خارِ محبّت
اس صاحبِ آزار کی راحت ہے اسی میں — بن جائے ہر اک زخم نمک خوارِ محبّت
ہر دَم دلِ بیمار کو رہتی ہے تمنّا — کچھ اور بڑھے شِدّتِ آزارِ محبّت

۲۔ اسرارِ محبّت

جو کُود پڑا اس میں کھُلا بھید یہ اُس پر — پوشیدہ ہے فردوس تہِ غارِ محبّت
ہر بندِ غلامی سے وہ ہو جاتا ہے آزاد — کہتے ہیں جسے "بندۂ سرکارِ محبّت"
صد کوہِ مصائب کی بھی پروا نہیں کرتا — وہ سَر کہ اُٹھا جس نے لیا بارِ محبّت
مطعُونِ خلائق ہو تو ڈرتا نہیں اس سے — "دیوانہ" یہ عاقل بَرَہ کارِ محبّت
"اربابِ محبّت" پہ یہ کیوں طعنہ زنی ہے — اے بے خبرِ لذّتِ آزارِ محبّت
گھِرتے ہیں اسی دائرہ میں پانچوں حواس آہ — جب قلب پہ پھِر جاتی ہے پرکارِ محبّت
رہتا نہیں پھر کوئی دل و عقل میں جھگڑا — ہو جاتے ہیں دونوں ہی گرفتارِ محبّت

۳۔ معیارِ محبّت

جو عشق میں کامل تھے ہوئے یار پہ قرباں — تکمیل ہوئی بن گئے "معیارِ محبّت"
مالک ہوئے مر مر کے حیاتِ اَبدی کے — کھینچے گئے سَو بار سرِ دارِ محبّت
کیا دیکھ لیا پھر جو پلٹ کر نہیں دیکھا — کھوئے گئے دنیا سے پرستارِ محبّت
محبُوب کو دل دے کے بنے "دلبرِ عالم" — سَر دے دیئے کہلا گئے "سردارِ محبّت"
اسباقِ محبّت کے زمانہ کو پڑھائے — خود ہو گئے وہ نخلِ ثمر بارِ محبّت

۴۔ دُعا بحضورِ سرکارِ محبّت

اَے شاہِ زماں خالقِ انوارِ محبّت — اَے جانِ جہاں! رونقِ گلزارِ محبّت
کُوچہ میں ترے گرم ہے بازارِ محبّت — "سَر بیچتے پھرتے ہیں خریدارِ محبّت"
ہم کو بھی عطا ہو کہ تری عام ہے رحمت — اِک سوزِ دَرُوں خلعتِ دربارِ محبّت
شعلہ سا ترے حُکم سے سینوں میں بھڑک جائے — پھر بُجھ نہ سکے تا بہ ابد نارِ محبّت
ہاتھوں میں لئے کاسۂ دل آئے ہیں مولا — خالی نہ پھریں تیرے طلب گارِ محبّت

(دُرِّ عدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ مصباح۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے فوائد

یہ جلسہ دُنیا کی محبت کو سرد کرتا ہے اور دین کی محبت پیدا کرتا ہے۔

اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے اور آتشِ عشق الٰہی دن بدن افروختہ ہوتی ہے مسلسل جلسہ میں شامل ہونے والے حالت انقطاع اپنے اندر پیدا کرتے ہیں یعنی خالص خدا کے ہو جاتے ہیں۔

جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والے اخروی زندگی کی تیاری کرتے ہیں اور اس دنیا کی لذّت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

تقاریر سُننے والوں کے جسم اور رُوح سے ضعف کمزوری اور کسل دُور ہوتا ہے اور چُستی اور بیداری پیدا ہوتی ہے جس کا اثر مستقل قائم رکھا جا سکتا ہے۔

ذوق اور شوق اور ولولہ پیدا ہوتا ہے فرمایا:۔

" اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے "۔
(آسمانی فیصلہ)

اس جلسہ میں دینی باتیں سنائی جائیں گی۔ یعنی یہ جلسہ کسی قسم کا دنیوی میلہ نہیں بلکہ اس کے سارے پروگرام دینی باتوں پر مشتمل ہیں۔

اس جلسہ میں دُعائیں کرنے اور دُعائیں حاصل کرنے کے بہت مواقع ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

" حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ (آسمانی فیصلہ)

اس جلسہ میں حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے۔

یہ جلسہ ازدیادِ ایمان کا مؤثر ذریعہ ہے۔

یہ جلسہ خدا تعالیٰ پر یقین اور توکّل کو بڑھاتا ہے۔

اس جلسہ میں نہ صرف حقائق معارف سننے کا موقع ملتا ہے بلکہ دوستوں کی اپنی معرفت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور معرفتِ الٰہی کے حصول کا شوق پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں محبتِ الٰہی ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ حضور اقدس ....نے فرمایا۔

" اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں "۔ (آسمانی فیصلہ)

اس جلسہ میں شامل ہونے والے صرف دُعائیں ہی نہیں لیتے بلکہ خصوصی دُعائیں لیتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھیئے یہ بھی تو ایک دُعا ہے کہ مجھے روز کی روٹی عطا کر۔ لیکن یہ بھی ایک دُعا ہے کہ اے خدا تو مجھے اَن گنت نعمتوں کا وارث کر۔ دونوں دعائیں ہیں۔ بہت بلکہ زمین و آسمان کا فرق ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

" نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے "۔ (آسمانی فیصلہ)

خاص دعاؤں سے مُراد یہ بھی ہے کہ (.....) اور ان کے جانشینوں کے دل میں یوں تو بنی نوع انسان کے لئے دُعائیں نکلتی ہیں۔ وہ دشمنوں کو بھی دُعاؤں سے محروم نہیں کرتے مگر خدا ان کے دل میں مخلصینِ سلسلہ اور اطاعت شعار بندوں کے لئے دعا کا خاص جوش ڈالتا ہے سو گھروں میں بیٹھنے والے اس شکل میں دُعاؤں سے حصّہ دار نہ ہوں گے جو جلسہ پر آنے والے سوائے اس کے کہ کسی کی روح جلسہ پر شمولیت کے لئے تڑپ رہی ہو اور روکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہوں لیکن یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے نہ کسی انسان کا۔

مندرجہ بالا فقرات میں ایک فائدہ یہ بیان ہے کہ جلسہ پر آنے والے ایسی دُعاؤں کے وارث ہوں گے جو نہ صرف توجہ سے کی جاتی ہیں بلکہ خاص توجہ سے گویا حضرت اقدس ... اور آپ کے جانشینوں کا بھی آپ کی نیابت میں یہ وعدہ ہے کہ خاص توجہ سے۔ پُورے زور سے دُعائیں کریں گے۔ اس شکل میں کہ جیسے حضرت اقدس .... فرماتے ہیں کہ دوسروں کی زندگی کے لئے خود مر جانا۔ دوسروں کو گور سے نکالنے کے لئے خود کو گور میں داخل کرنا اور گریہ وزاری کی ایسی حالت بنا دینا کہ خدا ہزاروں روکاوٹوں کو دُور کر کے اپنا فضل نازل کرے۔

تعارف بھی اس جلسہ کا ایک فائدہ ہے حضور اقدس ... فرماتے ہیں:۔

" ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے "۔
(آسمانی فیصلہ)

نئے یا پرانے سب بھائی نیز رشتہ دار اکٹھے ہوں گے تو محبت اور پیار بڑھے گا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

" روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا "۔
(آسمانی فیصلہ)

گویا جتنی باقاعدگی سے جلسہ پر احباب تشریف لائیں گے اتنی زیادہ محبت ترقی کرے گی۔ اور دن بدن پیار کے درجات بڑھیں گے۔ پیار کے رشتے مضبوط سے مضبوط تر ہوں گے۔

یہ پیار کے تعلقات جلسہ پر جانے والوں کے درمیان ہی نہیں پیدا ہوں گے بلکہ جو لوگ جلسہ پر جائیں گے انہیں اپنے مسکراتے ہوئے بھائیوں کو دیکھ کر فراخ دل، ہمدرد دوستوں کو پا کر یہ توفیق اور طاقت ملے گی کہ وہ واپس آ کر اپنی جماعت میں بھی تلخیاں اور نفرتیں دُور کر کے پیار سے رہیں گویا اس جلسہ کی برکت سے آپس کے جھگڑوں کو نبٹا کر پیار کا معاشرہ قائم کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اس کی طرف حضور اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔

فوت ہونے والوں کے لئے دُعائیں

حضور اقدس ... فرماتے ہیں:۔

" جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعا کی جائے گی "۔
(آسمانی فیصلہ)

ایک فائدہ یہ بھی مخفی ہے کہ نہ صرف فوت ہونے والے کے لئے دعائیں کی جائیں گی بلکہ اس سے سامعینِ جلسہ کے دل میں اسی طور پر بنی نوع سے ہمدردی کا مادہ پیدا ہوگا اور وہ ہمیشہ کیلئے فوت ہونے والوں کے لئے دُعائیں کرتے رہیں گے۔

یہ جلسہ عالمگیر رشتۂ اتحاد کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔

جو لوگ جلسہ پر آتے ہیں وہ نفاق کے مرض سے بچ جاتے ہیں۔ دُور رہنے والے یا ہر سال نہ شامل ہونے والوں کے لئے خطرہ ہے کہ نفاق کا مادہ ان میں نہ پیدا ہو۔ حضور اقدس ... فرماتے ہیں:۔

" تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّ و جلشانہٗ کوشش کی جائے گی "۔ (آسمانی فیصلہ)

اپنے پیارے امام سے ملاقات کا موقع ہر احمدی کو ملے گا۔ حضرت اقدس.... فرماتے ہیں:۔

" سلسلہ میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا۔ ایسی سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی "۔
(آسمانی فیصلہ)

نزولِ ملائکہ۔ احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ صرف ایک حدیث پیش خدمت ہے۔

(ترجمہ) " یعنی جب کبھی کوئی گروہ یا جماعت ذکر کی مجلس قائم کرتی ہے تو فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اُترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے "۔ (مسلم)

یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دُور کرتا ہے۔

یہ جلسہ مہمان نوازی کا ملکہ احمدیوں میں پیدا کرتا ہے۔

کام کرنے والوں کو دیکھ کر انتظامی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والے علماء کے مقام سے واقف ہو جاتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کے مقام اور ان کی عظمت یہ جلسہ بڑھاتا ہے۔ کیونکہ ان کے جلالی جمالی رنگ کئی صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

وقت کی قدر کا ملکہ پیدا کرتا ہے کیونکہ اس میں اوقات کا پابند رکھا جاتا ہے۔

خدا کی خاطر مصروف رہنے کی مشق ہوتی ہے۔

معاونینِ جلسہ میں وقارِ عمل کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

یہ جلسہ اہالیانِ ربوہ کی کئی رنگوں میں خاص تربیت کرتا ہے۔

میٹھی میٹھی باتیں سُن کر کم تربیت یافتہ افراد میں گفتگو کے آداب پیدا ہوتے ہیں۔

عبادالرحمٰن کی صفتِ رفتار میں ایک خاص شان یہ جلسہ پیدا کرتا ہے

یہ جلسہ انتظامی امور کی وجہ سے اطاعت کا بے نظیر ملکہ احباب میں پیدا کرتا ہے کیونکہ بڑے بڑے افراد بچوں

باقی صـ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

سوال ۔ حسب عادت زمانہ جس طرح ضرورت مند اہل کاروں کے پاس حاضر ہوجایا کرتے ہیں۔ جب لوگ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی رہائش گاہ پر آتے تو آپ کیا فرماتے؟

جواب۔ اس کے بالکل برعکس جیسا کہ حکام کے گرد ضرورت مندوں کا جمگھٹا رہتا ہے اور حکام بھی اس خوشامد کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) مالک مکان کے بڑے بھائی فضل الدین کو بلا کر کہتے کہ "میاں فضل الدین ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں نہ اپنا وقت ضائع کیا کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کیا کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔"

سوال۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی والدہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب۔ سیالکوٹ میں ملازمت سے استعفےٰ دے کر حضور کو قادیان کے لئے روانہ ہونے کا پیغام آپ کے والد صاحب نے بھیجا اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ سخت بیمار تھیں۔ حضور پیغام سنتے ہی فوراً سیالکوٹ سے روانہ ہوئے۔ امرتسر پہنچے تو آپ کے لئے تانگہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی اثناء میں ایک آدمی یہ پیغام لے کر پہنچا کہ والدہ کی حالت بہت نازک ہے۔ حضور کو اسی وقت یقین ہو گیا کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے چنانچہ قادیان پہنچے پر اس امر کی تصدیق ہو گئی۔

سوال۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کی والدہ کا مزار کہاں ہے؟

جواب۔ حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے قدیم خاندانی قبرستان میں جو مقامی عیدگاہ کے پاس قادیان سے مغرب کی طرف واقع ہے

سوال۔ آپ کی والدہ چراغ بی بی کا تعلق کس خاندان سے تھا اور وہ کیسی خاتون تھیں۔؟

جواب حضرت چراغ بی بی کا تعلق ایمہ ضلع ہوشیار پور کے ایک معزز مغل خاندان سے تھا۔ قناعت، شجاعت، عفت، مروت، وسعت حوصلہ، فیاضی، مہمان نوازی آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ غرباء کے مردوں کو کفن ہمیشہ اُن کے ہاں سے ملتا تھا۔ ان کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی مشہور تھی۔ وہ حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کے لئے بہترین مشیر اور غمگسار تھیں۔ صاحب کرامت تھیں۔

سوال۔ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) کو ان کے والد صاحب نے ملازمت چھوڑنے کا حکم کب دیا؟

جواب۔ آپ ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے لیکن آپ کی جدائی سے پریشان ہو کر والد صاحب نے ۱۸۶۸ء میں ایک آدمی آپ کے پاس بھیجا اور فوری طور پر استعفےٰ دے کر ملازمت چھوڑنے کی ہدایت دی۔ چنانچہ حکم ملتے ہی آپ سیالکوٹ سے قادیان کی طرف چل پڑے۔

سوال ۔ سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد صاحب نے۔ آپ کو کس کام پر لگایا اور یہ سلسلہ کتنے سال جاری رہا؟

جواب۔ سیالکوٹ کی ملازمت کے بعد آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو زمینداری کے کاموں اور مقدمات میں لگا دیا اور یہ سلسلہ کم و بیش آٹھ نو برس تک جاری رہا۔

سوال ۔ سیالکوٹ سے واپسی کے بعد حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) کے والد صاحب نے آپ کو پھر زمینداری اور اس کے مقدمات کی پیروی میں لگا دیا

سوال ۔ مقدمات کی پیروی اور زمینداری کے ان دنیوی جھمیلوں سے نجات حاصل کرنے کا حضرت اقدس (آپ پر سلامتی ہو) نے کیا طریق اختیار کیا؟

جواب آپ نے اپنے والد صاحب کو ایک درخواست لکھی جس میں آپ نے ان سے استدعا کی کہ آپ کو اپنی حیاتِ مستعار کے بقیہ دن یادِ الٰہی میں بسر کرنے کی اجازت دی جائے اور دنیاداری کے معاملات میں شرکت سے بالکل مستثنیٰ قرار دیا جائے اور یہ شعر تحریر فرمایا۔

بدنیائے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقت اجل مے رسد ناگہاں

سوال۔ آپ سیالکوٹ سے قادیان تشریف لائے تو آپ کو کس عہدے کی پیشکش کی گئی اور آپ نے جواب میں کیا فرمایا۔؟

جواب۔ آپ سیالکوٹ سے ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد آپ کو ریاست کپورتھلہ کی طرف سے سررشتہ تعلیم کی افسری کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے ٹھکرا دیا اور حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ "میں کوئی نوکری کرنی نہیں چاہتا ہوں۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا دیا کرو اور روٹی جیسی بھی ہو۔"

خدا کو خوش کرنے کی راہیں تلاش کرتے رہیں۔

آپ کا خط ملا

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ لکھتی ہیں:

خدا کرے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔

ایک نظم جیسی چیز ارسال کر رہی ہوں اصلاح کے بعد اشاعت کے قابل ہو جائے تو الفضل میں دے دیجئے۔ آپ بہت مصروف ہیں تاہم میری یہ استدعا ہے کہ غلطیوں کی نشان دہی کر کے مفید رہنمائی کیا کریں تا کہ جو میرے دل میں الجھن رہتی ہے کہ اہلِ ذوق پر گرانی کا باعث ہوتی ہوں اس کے تدارک یا کمی کی کوئی صورت نکل آئے۔

(یہ نظم شائع ہو چکی ہے۔ اور گذشتہ ایام میں مَیں کراچی گیا تو جذبات کی شدت کو روکتے ہوئے امۃ الباری ناصر نے مجھے وہ مکتوب گرامی سنایا جو اس نظم کو پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو تحریر فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ مکتوب گرامی سن کر (یا پڑھ کر) ہر احمدی شاعر کے دل میں اس تڑپ کا پیدا ہونا ناگزیر ہے کہ کاش وہ بھی کوئی چیز پیش کر سکے۔ جس کے جواب میں حضور انور سے ایسی ہی داد پا سکے اور اگر اس سے نصف داد بھی مل جائے تو وہ اس کی زندگی کا بہترین اثاثہ ہو گا (ن ۔ س))

الفضل میں جو خطوط چھپتے ہیں ان میں بالعموم ایک جملہ قدر مشترک کی طرح ہوتا ہے۔ یا پھر آپ وہ خطوط منتخب کرتے ہیں جن میں یہ جملہ بالعموم موجود ہوتا ہے کہ "آپ کی ایڈیٹری میں الفضل بہت بہتر ہو گیا ہے"۔ میرے جیسی کم فہم قاریہ اس سے یہ مفہوم لے سکتی ہے کہ الفضل کو کبھی آپ جیسا اعلیٰ معیار کا ایڈیٹر نصیب نہیں ہوا یا پھر الفضل کا معیار اس سے پہلے کبھی ان بلندیوں کو نہیں چھو سکا تھا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ الفضل اپنی پہلی اشاعت سے آج تک ہمیشہ منفرد و ممتاز خوبیوں کا حامل رہا ہے جو سعی آپ کے حصے میں آئی اور اس کو جس حسن و خوبی سے آپ نباہ رہے ہیں انتہائی قابل قدر اور قابل تعریف ہے یہ سعادت آپ کو اب تک نصیب ہونے والی سب سعادتوں سے بڑھ کر عظیم اور عہد آفریں ہے۔ "کاغذی ہے پیرہن" کا سلسلہ لاجواب ہے خاکسار "المحراب" کی تیاری میں ہمہ تن ہمہ وقت مصروف رہی اس لئے اس سلسلے کے لئے داد بر وقت آپ تک

باقی صـ۵ پر

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کے اشاروں کی تعمیل کرتے ہیں۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت احباب میں پیدا ہوتی ہے۔

خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب سردی میں جاتے ہیں۔ بھیڑ اور رش ہوتا ہے تنگ جگہوں پر رہتے ہیں لیکن چونکہ خدا کے عاشق ہیں اس لئے بشاشتِ قلب اور لذت محسوس کرتے ہیں۔

جو غریب لوگ جلسہ پر آتے ہیں ان میں قناعت کا مادہ ترقی کرتا ہے۔

صاحب حیثیت میں اسراف سے بچنے کی اور قربانی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

ایک دفعہ اپنے آقا سے مل کر بار بار ملنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

اپنے بھائیوں کو ساتھ ملانے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے کیونکہ فطرتِ انسانی میں ہے کہ جس لذت کو وہ حاصل کرے دوسروں کو اس میں حصہ دار بناتا ہے۔

جذبۂ مسابقت پیدا ہوتا ہے جو لوگ دن رات خدمت میں مصروف ہیں ان کو دیکھ کر باقی ان سے ملنے بلکہ آگے بڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

بار بار صحبتِ صادقین کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم بھی جماعتوں میں ایسی روحانی مجالس کا آغاز کریں۔

غیر ملکیوں سے مل کر باہر کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔

انسان اپنی کمزوریوں کو چھوڑتا۔ محاسبہ کرتا اور عاجزی اختیار کرتا ہے۔

افاضۂ علم و معرفت اور رُوحانیت کی مستقل خواہش پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس بابرکت جلسہ سالانہ کے وقت کے ساتھ ساتھ مزید فوائد کھلتے چلے جائیں گے۔

(مصباح جنوری ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

سعودی عرب میں تبدیلیاں

جس بات پر ایک عرصہ سے نظر لگی ہوئی تھی۔ اس کی طرف اب شاہ فہد نے قدم اٹھانے شروع کر دیئے ہیں۔ گذشتہ روز انہوں نے اعلان کیا کہ وہ ایک مشاورتی کونسل جس کے افراد کی تعداد اکسٹھ ہوگی۔ مقرر کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگ سیاسی شراکت میں حصہ لے سکیں۔ اگرچہ یہ مشاورتی کونسل کیبنٹ کابینہ کے وزراء سے سوال کر سکے گی اور بعض قوانین کی تجویز بھی پیش کر سکے گی۔ لیکن آخری قانون بنانے کا حق شاہ فہد کے پاس ہی رہے گا۔ اس کونسل کے افراد کے نام چھ ماہ تک ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

اعلانیہ کے ساتھ حکومت نے متعدد قوانین جو اس مشاورتی کونسل کی کارکردگی کے سلسلے میں بنائے گئے ہیں بھی پیش کئے گئے ہیں۔ سعودی بادشاہت کی طرف سے یہ پہلا موقعہ ہے کہ قوانین کو تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ قوانین تو پہلے بھی موجود تھے لیکن وہ کبھی تحریر میں نہیں آئے تھے۔ کہا جا سکتا ہے کہ روایت کے مطابق حکومت کی جا رہی تھی۔

سعودی حکومت کا آغاز آج سے ساٹھ برس پہلے ہوا تھا۔

اگرچہ مشاورتی کونسل کی تشکیل تو دے دی جائے گی اور بعض حقوق بھی اسے مل سکیں گے لیکن بادشاہت اپنی جگہ پر اسی طرح مضبوط و مقتدر رہے گی۔ اس تحریر کو یہیں لا کہا جائے گا۔ اس میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ بادشاہت کی جانشینی کس طرح مقرر کی جائے گی۔ کہا گیا ہے کہ سب سے زیادہ مناسب شخص کو بادشاہ بنایا جایا کرے گا۔ اور یہ سب سے مناسب شخص شاہ عبدالعزیز بن سعود کے بیٹوں یا پوتوں یا نسل میں سے ہوگا۔ اب تک تو روایت یہ چلی آرہی ہے کہ عبدالعزیز کے بیٹوں میں سے جو بھی بادشاہ ہو اس کا بڑا بیٹا جانشین ہوتا ہے چاہے وہ اس قابل ہو یا اسے اس قابل نہ سمجھا جائے۔ لیکن محض اس لئے کہ وہ بادشاہ کا بڑا بیٹا ہے یہ حق رکھتا ہے کہ والد کی وفات پر اسے بادشاہ تسلیم کیا جائے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا جو کچھ تحریر میں لایا گیا ہے اس پر عمل بھی اس بات پر منتج ہوگا آیا اسے جمہوریت کی طرف لے جانے کا موقعہ ملے گا یا نہیں۔

بعض سعودی باشندوں نے اس بات سے مایوسی کا اظہار کیا ہے کہ مشاورتی کونسل کے اراکین کے نام فوری طور پر پیش کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات سے شک و شبہ کی گنجائش پیدا ہوتی ہے کہ کیا کبھی ایسا ہو بھی سکے گا یا نہیں

کہتے ہیں جو تبدیلیاں شاہ فہد نے کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور جو زیادہ تر سیاسی بحران کا نتیجہ ہے خاص طور پر عراق کے کویت پر حملے کے بعد سے لے کر اب تک وہ خاصی اہم تبدیلیاں ہیں اگر عراق نے کویت پر حملہ نہ کیا ہوتا تو غالباً سعودی عرب میں وہ حالات پیدا نہ ہوتے یا کم از کم ابھی پیدا نہ ہوتے جن کی وجہ سے شاہ فہد کو یہ تبدیلیاں لانا پڑی ہیں۔

ان تبدیلیوں کے اعلان کے بعد فہد نے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ فوجی سربراہ وہ خود رہیں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ تمام معاملات میں ضروری مشورہ دینے کا حق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ یہ تبدیلیاں اس لئے لانا پڑی ہیں کہ ان کے ملک میں کوئی دستوری خلاء تھا۔ یہ تبدیلیاں کسی خلاء کے نتیجے میں نہیں لائی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ پہلے موجود تھا اسی کی یہ توسیع ہے یا اسی کے نتیجے میں یہ تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں۔

خواتین کا عالمی دن

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ساری دنیا میں ۸ مارچ کو عورتوں کا عالمی دن منایا گیا۔ ۱۹۹۲ء کے عورتوں کے اس عالمی دن کے لئے موضوع یہ رکھا گیا۔ "عورتیں۔ ماحولیات اور ترقی" یہ بات ساری دنیا میں تسلیم کی جاتی ہے کہ جہاں تک ماحول کے انتظام کا تعلق ہے عورتیں ایک نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اس کے باوجود ماحول کی آلودگی سے سب سے زیادہ متاثر بھی عورتیں ہی ہوتی ہیں۔ ماحولیات سے زیادہ متاثر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ ذاتی طور پر بہت زیادہ غریب ہوتی ہیں۔ ساری دنیا سے اکٹھے کئے گئے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تعلیم صحت نوکری اور ان کے قانونی حقوق شرح پیدائش کو کم کرنے کا مؤثر ذریعہ بنتے ہیں۔ عورتوں کی حالت کو بہتر بنانے کے تمام پروگرام بچوں کی شرح پیدائش کو کم کرنے کا باعث ہوں گے اور اس طرح ماحولیات پر ان کا اثر بھی کم پڑے گا۔ پہلے کی نسبت اب بھی اس بات کو زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ماحولیات اور ترقی کے سلسلے میں عورتیں زیادہ سے زیادہ کام کر سکتی ہیں۔ اب اقوام متحدہ کی تنظیمیں بھی اس طرف بھرپور توجہ دے رہی ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ معاشرے میں عورتوں کو مردوں کے برابر لایا جائے۔ ان کی خود آگہی کو بھی بہتر بنایا جائے اور مروجہ ایسی باتیں جن سے عورتوں کو آگے بڑھنے میں دقتیں پیش آتی ہیں ان کا قلع قمع کیا جائے

جہاں تک اس عالمی دن کا تعلق ہے یہ صرف عورتوں کے گروپوں کو آپس میں بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقعہ مہیا نہیں کرتا۔

اسے ایک قومی دن سمجھا جاتا ہے اور بہت سے ممالک میں اسے قومی چھٹی کے دن کے طور پر بھی منایا جاتا ہے تاکہ مرد عورتیں اور بچے سب مل کر اس دن کے پروگراموں اور ان کی تقریبات میں حصہ لے سکیں اس میں کیا شک ہے کہ عورتوں کی تعلیم صحت اور خود آگہی ماپنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ یہی ایک بات ایسی ہے جس سے گھروں میں اور گھروں سے باہر نکل کر معاشرے میں عورت بہتر کردار ادا کر سکتی ہے۔

عراق ـــ سیکورٹی کونسل

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل ایک بار پھر عراق سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ اپنے انتہائی خطرناک اسلحہ کو تباہ کرے۔ عراق نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اب جو کچھ بھی سیکورٹی کونسل کر رہی ہے وہ امریکہ کے ایماء پر کیا جا رہا ہے۔ اب جو کچھ عراق کے پاس بچا ہے وہ صرف امن کی حالت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا زیادہ خطرناک ہتھیاروں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر کوئی خطرناک ہتھیار ہیں بھی تو انہیں سویلین آبادی کے لئے مفید بنایا جا سکتا ہے۔ سیکورٹی کونسل نے گذشتہ روز جو ریزولیوشن پاس کیا تھا اس کے متعلق عراق نے کہا ہے کہ یہ غیر منصفانہ ہے۔ جلدی میں اس پر رائے لی گئی ہے اور یہ دراصل امریکہ کے ایماء پر پاس کیا گیا ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود ہمارا وفد نیویارک جائے گا تاکہ وہ اپنی پوزیشن کو واضح کر سکے۔ لیکن امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ہمارے وفد کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی فضا کو خراب کرنے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ انہوں نے عراق کو نہایت خطرناک صورت میں پیش کیا ہے۔ عراقی ریڈیو نے یہ بتایا ہے کہ ان کا وفد یہ تمام معاملہ سیکورٹی کونسل میں پیش کرے گا۔

سیکورٹی کونسل نے ایک ٹیم بغداد بھیجی تھی۔ تاکہ عراق کے انتہائی خطرناک اسلحہ کو تباہ کیا جا سکے۔ لیکن چونکہ بغداد نے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی اس لئے وہ ٹیم واپس چلی گئی اور سیکورٹی کونسل نے جو دو ہفتے کا عرصہ دیا تھا یہ وقت گزر گیا ہے اور اب عراق نے کہا ہے کہ وہ اپنا وفد نیویارک بھیج رہا ہے تاکہ وہاں وہ اپنی پوزیشن کو واضح کر سکے۔ سیکورٹی کونسل نے عراق کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے اسی طرح عدم تعاون جاری رکھا تو وہ اس پر نہ صرف یہ کہ لگائی گئی پابندیاں دور نہیں کریں گے بلکہ مزید پابندیاں بھی لگا دی جائیں گی۔ عراق کا یہ دعویٰ ہے کہ چونکہ اس نے جنگ بندی کی تمام شرائط مان کر سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر پوری طرح عمل کیا ہے اس لئے اس پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اٹھالی جانی چاہئیں۔

عوام الناس کی صحت

وفاقی وزیر صحت نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت سارے ملک کے لئے ہیلتھ انشورنس سکیم جاری کرنے والی ہے۔ اس سکیم کے مطابق ہر شخص کو علاج کی سہولت میسر آجائے گی۔ اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے وزیر صحت نے کہا کہ جو سکیم زیر تجویز ہے۔ اس کے مطابق حکومت انشورنس کمپنیوں کو پریمیم ادا کرے گی تاکہ وہ تمام لوگوں کو صحت کے لئے انشیور (INSURE) کر لیں۔ انہوں نے کہا یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جو دوائیں سرکاری ہسپتالوں کو فراہم کی جاتی ہیں۔ ان کا ۷۰ فی صد غلط استعمال ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص کو علاج معالجے کی سہولت فراہم کرنی ہے تو یہ بے حد ضروری ہے کہ جو فنڈ حکومت اس بات کے لئے مختص کرتی ہے ان کا صحیح استعمال کیا جائے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ جب انہوں نے وزارت صحت کا چارج لیا تو ان کا خیال تھا کہ وہ علاج معالجے کے مسائل کو دو ماہ میں حل کر لیں گے۔ لیکن انہوں نے اس

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہمیدہ کنیز محمد۔ کراچی

ایک رُوحانی سفر

احمدیہ ہال کے برآمدے میں بیٹھے ہم لوگ قادیان دارالامان جانے کی باتیں کر رہے تھے۔ ایک دوست نے کہا کہ پچھلے دنوں ایک روئیداد سفر پڑھی جو قادیان کے سفر کی تھی۔ اس میں اتنے رُوح پرور تاثرات و واقعات تھے کہ میرے دل سے ایک آہ نکلی کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی موقع دے کہ ہم بھی یہ بابرکت سفر کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں بھی موقعہ دیا اس بابرکت سفر کا، تو خاکسارہ نے کہا کہ ہم بھی قادیان دارالامان سے واپس آکر ان حسین نظاروں کے متعلق اپنے تاثرات لکھیں گے تاکہ کسی اور دل میں بھی یہ میٹھا درد اٹھے چراغ سے چراغ تو پہلے بہت جلتے ہی تھے لیکن اب تو درد سے درد جگنے لگا ہے۔ پیار کا درد۔

سو آج ہم واپس آ گئے ہیں اور لکھنے بیٹھے ہیں لیکن یہ تاثرات و جذبات ایسے ہیں کہ کسی لفظ میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ ایک لمحے کے جذبے کو بیان کر سکے۔

آج خدا تعالیٰ نے اس بستی کو جانے کی توفیق بخشی تو دل پر سکتہ کی سی کیفیت ہے۔ شائد کہ اتنی شدید خوشی کا دل ساتھ نہیں دے سکتا، جب ہمارا نام ان خوش قسمتوں میں آ گیا جن کو اس تاریخ ساز جلسے میں جانا تھا۔ عزیز دوست جو وہاں نہیں جا سکتے تھے سب نے دعاؤں کے لئے ڈھیروں پیغام دیئے اللہ تعالیٰ کے نام یوں محسوس ہو رہا تھا ہم قادیان اللہ تعالیٰ کے پاس اسکے مہمان ہونے جا رہے ہیں۔ بڑے پیارے پیارے پیغام تھے۔ میری ایک کزن کہنے لگی کہ وہاں تم نے اللہ تعالیٰ سے کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جی میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں اتنا آپ کے لئے تڑپتی ہوں پھر آپ مجھے پیار کریں نا اپنی رضا عطا کریں نا!

جب ہم سفر کے لئے نکلے اور ٹرین میں سوار ہوئے تو سب کے دلوں کی عجیب کیفیت تھی۔ سب کی آنکھوں سے، سینوں سے اللہ تعالیٰ کے پیار کے سوتے پھوٹ رہے تھے۔ ہونٹ دعاؤں سے لرز رہے تھے۔ باتیں کرتے کرتے اکثر لوگ چونک اٹھتے۔ لب ہلنے شروع ہو جاتے۔ ایک کے لب ہلتے دوسرے کو کچھ خیال آتا اس کے ہونٹ بھی تیزی سے ہلنا شروع ہو جاتے تو یوں لگتا جیسے اللہ تعالیٰ کا پیار ٹھونکے مار کے ہلا دیتا ہو۔

نمازیں تو سب اس سے پہلے بھی پڑھتے تھے اور اکثر بڑی لمبی پڑھتے ہونگے لیکن آج کی نماز جو بظاہر بڑی مختصر سفری نماز تھی لیکن اس کا مزہ اس کی لذت تو کچھ نرالی ہی تھی۔ جس سرُور کے لئے بڑی بڑی دعائیں کرنا پڑتی ہیں آج وہ آپ ہی آپ مل رہا تھا۔ عجیب سرُور تھا۔ اور پھر جب ہمارا آدھا سفر تمام ہوا اور ہم لاہور اسٹیشن پہنچے تو وہاں کی جماعت کی بہترین مہمان نوازی پر سب مسافران راہ مولیٰ نے دعاؤں سے خراج تحسین پیش کیا، خدّام احمدیت یوں تھے گویا اللہ تعالیٰ نے رحمت کے فرشتوں کی ایک جماعت اتار دی ہو کہ دیکھو مرے پیارے مہمان آ رہے ہیں انکو کوئی تکلیف نہ ہو۔ رات جماعت لاہور کی میزبانی میں گذری۔ وہاں رات کو لڑکیاں مل بیٹھ کر عجیب عجیب باتیں کرتی رہیں، اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ جب لڑکیاں یا خواتین اکٹھی ہوں تو ان کا موضوع گفتگو فیشن، کپڑوں کی قیمت یا ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی ہیں لیکن یہ عجیب لڑکیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ سے پیار کی باتیں کر رہی تھیں۔ کلام محمود درثمین، کلام طاہر کے اشعار کا مقابلہ ہو رہا ہے تو کہیں حسین آواز سے پاکیزہ نظمیں پڑھی جا رہی ہیں ؎

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری والی بات صحیح ہے تو پھر وہ اسی پاک شیوہ کی علمبردار تھیں۔

دوسرے دن اٹاری پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی۔ آدھے پون گھنٹے کا سفر ہم نے دس بارہ گھنٹوں میں کیا لیکن ہر چہرہ فریش اور تروتازہ تھا۔ انوکھے جذبوں سے بھرپور۔

اٹاری سے قادیان کا سفر بھی عجیب ہی جذبات میں گذرا، رات تھی چاروں طرف اندھیرا تھا۔ پھر بھی گردوپیش بڑا حسین لگ رہا تھا۔ جب ہم لوگ قادیان پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ابر باراں بن کے ہمارا استقبال کیا۔ خاکسارہ نے مسکرا کر اللہ تعالیٰ سے کہا کہ پیارے اللہ جی استقبال تو آپ نے ہمارا ابر رحمت سے کیا ہے لیکن کہیں ہمیں ٹھنڈ ہی نہ لگ جائے ہم سندھ والوں نے تو زیادہ سردی دیکھی ہی نہیں۔ لیکن وہ عجیب بارش تھی جس میں ہمیں تو مزہ ہی آیا۔ سردی کا احساس ہی نہ ہوا۔ پھر مدرسہ احمدیہ کے برآمدے میں ہمیں جگہ ملی نیچے بھوسہ اوپر ہم نے بستر ڈالے۔ عام طور پر نئی جگہ جاؤ تو پہلے دن سکون سے نیند نہیں آتی اور نیچے اگر تکیہ یا بستر صحیح نہ ہو تو بھی نیند نہیں آتی۔ لیکن اتنے سکون سے سب لوگ لیٹے تھے ساتھ آمنے سامنے جیسے جنت میں جنّتی گاؤ تکیے لگائے آرام کر رہے ہوں۔ رات کے دوسرے پہر جب ہم لوگ تہجد کے لئے گئے تو زندگی کا انوکھا سرور آگیں تجربہ تھا لگتا تھا جیسے کوئی بڑی مشکلوں سے بڑی تکلیفیں اٹھا کر اپنے پیارے سے ملا ہو اور اب گلے مل مل کر اور رو رو کر مدتوں کی پیاس بجھا رہا ہو۔ اور پھر جب فجر کی نماز صدیوں بعد اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں پڑھی تو پتہ نہیں دل کو کیا ہوتا جا رہا تھا۔ بس اتنا پتہ ہے کہ دوپٹے بھیگ گئے تھے۔ پھر جب ہم اپنے پیارے آقا دلبر جانی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آرامگاہ پر گئے تو عجیب نظّارہ تھا۔ لوگ آنسوؤں کی زبانی اپنے "پیارے" سے پتہ نہیں کیا کیا کہہ رہے تھے۔ عجیب احساس تھا لگتا تھا انہیں فضاؤں میں یہیں کہیں آپ ہیں۔ اسی لئے تو ہم نے بھی ڈھیروں باتیں کر لیں اسی لئے تو ہمارا دل اس محفل سے جانے کو نہیں چاہ رہا تھا۔ ہم لوگ گلیوں میں نکل جاتے۔ چلتے چلتے جاتے چلتے چلتے جاتے ان گلیوں میں جہاں پیارے (---) چلا کرتے تھے۔ ان فضاؤں میں عجیب سرور تھا خوشبو تھی، ان ہواؤں سے پیارے کا پیار چھلکتا محسوس ہوتا۔ ان گلی کوچوں میں چلتے ہوئے جو احساسات ہوتے ان کو تو صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ بیت الفکر، بیت الذکر میں، حجرہ مبارک میں، بیت الدعا میں بلکہ ہر جگہ لوگ یوں سرعام اللہ سے اپنے پیار کا اظہار کر رہے ہوتے یوں لگتا کہ یا تو ہم آسمان پر آ گئے ہیں یا اللہ تعالیٰ اپنے آسمان سمیت نیچے اتر آیا ہو۔ اور اپنے پیارے کے مہمانوں کو اپنے مہمان سمجھتے ہوئے انکی خاطروں میں لگا ہو ایک ایک کی دلداری ہو رہی تھی۔ جس کو دیکھو اس کے پیار کی باتیں کر رہا ہے۔ اس کی حمد کر رہا ہے۔ جیسے لمحے لمحے سے اس کا پیار کشید کر لینا چاہتا ہو۔ کہاں اتنی منتیں کرواتا تھا کہاں خود ہی واری صدقے ہوا جا رہا ہے۔

دوسرے دن جب پیارے سیدی آقا ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تھی دل کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہ خدا تعالیٰ سے پیار میں بہت بڑھ جاتا ہے تو خدا اس کا منہ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے گویا اس کی نس نس میں سما جاتا ہے۔ پھر سمجھ نہیں آتی کہاں یہ ہے کہاں وہ ہے دل کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا۔ اس سے باتیں کرنا چاہو تو وہ نظروں میں آ جاتا اُس سے باتیں کرو تو یہ آنکھوں میں سما جاتے۔ پھر صدیوں بعد یہ دوریاں ختم ہوئیں وہ بھی کچھ دیر کے لئے۔ دل میں کیا کیا نہ طوفان ہونگے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دل بڑا کمزور ہوتا ہے۔ پھر خواتین کا تو بہت ہی کمزور، لیکن اس دن یہ بڑا غلط لگا دل تو بہت قوت برداشت رکھتا ہے پہاڑوں سے زیادہ، اسی لئے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود بھی اپنی جگہ بڑے تحمّل اور بڑے ادب سے قائم رہا۔ ورنہ سنا ہے کہ بڑے بڑے مرد بھی اپنا دل نہ سنبھال سکے اور ہم نے اکثر یہ اعلان سنا کہ برائے مہربانی جب حضور تشریف لائیں تو تمام لوگ آرام سے بیٹھے رہیں منتظمین کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ (مفہوم یہی تھا الفاظ صحیح یاد نہیں)، وہ پیارا وجود لگتا تھا کہ اس کے دل کے تار اہلِ جماعت کے دل کی تاروں سے بندھے ہیں۔ بات کرتے کوئی خوشی سے مسکرایا تو یہ وجود بھی مسکرا اٹھا۔ کوئی دکھی ہوا تو سارا دکھ اس کا اس کے چہرے پر آ گیا دوسرے کے دکھ کو اس طرح لے لیتا کہ بات کرنے والا صدیوں نہ بھلا سکے۔

پیارے سیدی آقا جب صبح بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے تو راہوں میں پیار کرنے والوں کی قطاریں لگی ہوتیں روز پیارے آقا گذرتے روز لوگ قطار در قطار کھڑے ہوتے۔

ایک بزرگ خاتون اپنے ساتھ والی خاتون سے کہہ رہی تھی "کی کراں دل اے نئیں بھردا"۔ کیا کیا نہ عجیب نظارے دیکھے دل نے پیار کے عجیب رنگ دیکھے، دل میں آیا کہ آج اگر کوئی حسن بانو سے سات سوال پوچھے تو ایک سوال کا جواب حاتم یقیناً یہ دے گا کہ میں نے ایک عجیب بستی دیکھی عجیب طلسم ہوشربا تھا۔ عجیب رنگ برنگے لوگ ایک خدا کے لئے دیوانے ہو رہے تھے۔ پھر وہاں ایک حسین شخص دیکھا جس کا حسن ہوشربا تھا جس کی

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

از یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد ۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی ۱۹۹۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۵ء کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس معیاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۵۵ میں عطاء الرحمن جمیل صاحب ولد جمیل الرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱-B-۱۹ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۰ ایسے وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) تین مرلہ مکان ترکہ والد مالیتی دو لاکھ روپے۔ (۲) پلاٹ بر قبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۵۴ ہزار روپے ترکہ والد جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء الرحمن جمیل ۱-B-۱۹ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الرحمن وصیت نمبر ۵۹۱۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد حسین صابر وصیت نمبر ۲۴۷۱۸۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

نہ پہنچا سکی الفضل بے قاعدہ ملتا ہے مگر جب بھی ملتا ہے لطف آ جاتا ہے قادیان نہ جا سکی ..... اس محرومی کے اظہار کے لئے ایک ہی شعر کافی ہے۔

جو گزر رہی ہے مجھ پہ میرا دل ہی جانتا ہے
یا مرا خدا ہے واقف میرے دل کی حسرتوں سے

ویسے ایک بات کہتی جاؤں "آپ کی ایڈیٹری میں الفضل بے مثال ہو گیا ہے"۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

وزارت میں آ کر دیکھا کہ یہاں تو مسائل ہی مسائل ہیں۔ جیسے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ وزارت مسائل کا پنڈورا بکس ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈرگ ایکٹ میں ترمیم کی ضرورت پیش آئی تاکہ اس کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکے پھر مزید قوانین بنانے کی ضرورت پیش آئی۔ تاکہ انہیں ہومیو پیتھی کے متعلق بھی ضروری ہدایات جاری کی جا سکیں۔ اور جو لوگ حکیم یا ڈاکٹر نہ ہونے کے باوجود یہ کام کر رہے ہیں انہیں روکا جا سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ خوراک اشیائے خورد و نوش کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک کونسل برائے معیار خوراک (FOOD QURLITY) فوڈ کوالٹی تشکیل دی گئی ہے تاکہ وہ اس مسئلے کا حل پیش کرے کہ خورد و نوش کی اشیاء میں جو ملاوٹ ہوتی ہے اسے کس طرح روکا جائے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جی۔ این۔ پی کا کم از کم پانچ فی صد مختص کیا جانا چاہئے تاکہ صحیح طور پر علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کی جا سکیں ایک پائلٹ پراجیکٹ اسلام آباد میں شروع کی گئی ہے جس میں ایران نے بھی تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اور ایران کے تعاون کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ انہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ ابتدائی مسائل (برائے صحت) حل کر لئے ہیں۔ اسلام آباد میں جو پراجیکٹ شروع کی گئی ہے۔ اس کی کامیابی کے بعد ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس پراجیکٹ کو وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے گا۔

صومالیہ میں خانہ جنگی

گذشتہ سال جنوری میں صومالیہ کے محمد زیاد باری کو اقتدار سے الگ کر کے علی مہدی محمد نے اقتدار سنبھال لیا تھا۔ لیکن نومبر میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور اس صحرائی ریاست میں جو دنیا کی غریب ترین ریاستوں میں شامل کی جاتی ہے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ صدر علی مہدی کے خلاف نومبر سے جنگ جاری ہے اور جنرل محمد فارا آئی دید AIDEED انہیں اقتدار سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں ان دونوں افراد کی آپس میں جنگ کے نتیجے میں ملک کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے اور اب اس جنگ کو بند کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی تنظیم، اتحاد افریقہ کی تنظیم، عرب لیگ اور اسلامک کانفرنس کے وفود جنرل فارا آئی دید سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اس ملاقات کے بعد وہ صدر علی مہدی محمد سے ملیں گے اور کوشش یہ کی جائے گی کہ دونوں آپس میں اس طرح صلح کر لیں کہ ملک کا نظم و نسق بہتر طریق پر چلایا جا سکے اور اس علاقے کے لوگ پُر امن زندگی بسر کر سکیں۔

کہا جاتا ہے کہ صدر علی مہدی نے از خود اقتدار سنبھال لیا تھا یعنی نہ صرف یہ کہ یہ عوام الناس کی مرضی سے نہیں کیا گیا بلکہ کسی اور نظام کے تحت بھی انہیں اقتدار نہیں ملا۔ کیونکہ اس علاقے میں قبائل کی آپس میں مخالفت رہتی ہے۔ اس لئے کوئی ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کے فرد کو اس طرح آگے بڑھتا ہوا دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

جب سے یہ جنگ جاری ہے سارا علاقہ خاصی بڑی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

ایک جھلک کے لئے لوگ ٹوٹے پڑتے تھے ہر شخص دیوانہ بنا پھر رہا تھا۔ وہ شخص جدھر جاتا ہوائیں اسی سمت چلنا شروع ہو جاتیں۔ تقدیریں اس کے لئے راستہ بدل لیتیں۔ عجیب نور تھا عجیب نورانی وجود تھا۔ ایک بار دیکھا بار بار دیکھنے کی ہوس ہے۔

پھر جلسہ سالانہ شروع ہوا تو پہلے دن عجیب کیفیت تھی دل کے انوکھے جذبے تھے۔ جیسے زنجیروں میں جکڑے قیدی کو کچھ دیر کے لئے آزاد کر دیا جائے جیسے گونگے کو زبان مل گئی سماعتوں سے محروم کو سماعت مل جائے۔ دلبر نے آج ساری روکیں دور کر دیں۔ تین دن عجیب والہانہ کیفیت میں گذرے۔ خدا کے پیار کو جذب کرتے اس کے نور سے دنیا کو منور کرتے۔ اور پھر وہ دن آ گیا جس کے خوف نے ہر وقت ہمیں گھیرے رکھا یعنی واپسی کا دن۔ بس میں بیٹھے یوں لگا جیسے ہماری جان نکل گئی ہو اور ہم اپنے جسد خاکی کے ساتھ واپس جا رہے ہوں۔ لیکن ایک نور کی کرن، دوبارہ آنے کی امید یوں تھی جیسے مقام برزخ سے ایک کھڑکی جنت کے لئے کھلی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ جموں وکشمیر مسلم کانفرنس اور جے کے ایل ایف سمیت آزاد کشمیر کی چھ بڑی سیاسی پارٹیوں نے ایک تین نکاتی فارمولے پر متحد ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس کا مقصد تحریک آزادی کشمیر سے یکجہتی کا اظہار کرنا ہے۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے متعلق میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر مجھے کوئی شرمندگی نہیں اگر فلسطین اور اسرائیل اپنا جھگڑا طے کر لیتے ہیں تو پھر بتایا جائے کہ اسرائیل سے پاکستان کا جھگڑا کیا رہ جاتا ہے۔

○ پنجاب کی حکومت نے میڈیکل سٹورز میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی مالیت کی ادویات کی ہیرا پھیری کے متعلق تین انکوائری رپورٹیں مکمل کر لی ہیں۔

○ گجرات کے نواحی گاؤں شیخ پور میں دو پولیس کانسٹیبلوں کی اندھا دھند فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے جب کہ ایک عورت اپنی بچی سمیت شدید زخمی ہو گئی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ کے کہنے پر وسط ایشیا میں بھیجے جانے والے قرآن پاک کے نسخے روک لئے گئے تھے۔ اور اب ایک وفاقی وزیر امریکہ کو یہ یقین دہانی کرانے گئے ہیں کہ پاکستان کے وسط ایشیا کی جمہوریتوں سے تعلقات صرف تجارتی ہوں گے۔ اسلامی نہیں ہونگے۔

○ حکومت نے گزشتہ دنوں جو ریکارڈ تعداد میں کرنسی نوٹ چھاپے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے سٹیٹ بنک نے کہا ہے کہ یہ معمول کی کارروائی ہے۔ یاد رہے کہ چند دنوں میں ۸ ارب روپے کے نوٹ چھاپے گئے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کو باقی رکھنے کے لئے جماعت اسلامی بھاری قیمت طلب کرے گی۔ نواز شریف اس پارٹی کو آئی جے آئی میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

○ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے قرار دیا ہے کہ خصوصی عدالتوں کا وجود ۱۲ فروری کے بعد سے ختم ہو چکا ہے۔ یوں بھی یہ عدالتیں غیر مؤثر تھیں کیونکہ ۲۰ متقدمات میں دی گئی سزائیں منسوخ کی جا چکی ہیں۔

○ نوشہرہ میں بم کے دھماکے سے ۳ بچے ہلاک اور ۲ زخمی ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور غلام مصطفیٰ جتوئی کے درمیان مذاکرات کے دو راؤنڈ ہوئے ہیں۔ ان میں سندھ میں نئی قیادت لانے کا مشروط فیصلہ کیا گیا ہے دونوں لیڈروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر نئی حکومت میں عرفان اللہ مروت کو کوئی اہم عہدہ دیا گیا۔ اور انتقامی کارروائیوں کا سلسلہ جتوئی خاندان کے خلاف بھی جاری رکھا تو انقلابی کارروائی کی جائے گی۔

○ برطرف کئے جانے والے سابق وزیر مواصلات غلام مرتضیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے انہیں کہا تھا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں پلیس منٹ بیورو کی طرف سے بھرتی کئے گئے افراد کو برطرف کر دو تو میں نے انکار کر دیا کیونکہ اس سے سندھ میں بے روزگاری بڑھ جاتی۔

○ ۵۰ ہزار تک کی رقوم کے کھاتہ داروں کو ان کی رقوم کی واپسی ۲۵ مارچ تک شروع کر دی جائے گی۔

○ برطرف کئے جانے والے وفاقی وزیر غلام مرتضیٰ جتوئی کے خلاف ریفرنس صدر کو بھیجا جائے گا۔

○ سندھ میں جتوئی سے مفاہمت کے خلاف پی ڈی اے میں بغاوت ہو گئی ہے۔ ۱۵ اراکین اسمبلی پر مشتمل ناراض گروپ بنا دیا گیا ہے۔

○ پیر صاحب پگارو نے کہا ہے کہ جام صادق کو سندھ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ آئی جے آئی ٹوٹنے کا انتظار کرنے والوں کو مایوسی ہو گی۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت نے پاکستان کے ساتھ پانچ قومی کانفرنس میں شرکت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ یہ رضامندی بالواسطہ طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت اس میں شمولیت کو یکسر مسترد نہیں کر سکتا۔

○ عراقی نائب وزیر اعظم مسٹر طارق عزیز نے کہا ہے کہ جنگ کے بعد عراق نے اپنی تنظیم نو مکمل کر لی ہے۔

○ شمالی کوریا کا ایک اور سکڈ میزائیل بردار جہاز ایران پہنچ گیا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ہم نے کسی جہاز کو نہیں روکا۔

○ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ ہم دنیا کی قیادت کا فریضہ کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لیڈر ہیں۔ ہمیں قیادت کرتے رہنا چاہئیے۔

○ بھارت کی اپوزیشن نے فوج کے سربراہ کو برطرف کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ افغان لیڈر حکمت یار اور اقوام متحدہ کے نمائندے کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

کرنا چاہتے۔ میں حیران ہوا کہ اس کے اندر کس قسم کا اخلاص پایا جاتا ہے۔ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو کہا کہ وہ اس کے والد کو سمجھائیں۔ آخر چند دنوں کے بعد وہ پھر آئی۔ اور اس نے کہا کہ میرا والد ایک واقف زندگی سے میری شادی کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد وہ پھر ایک دن روتی ہوئی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا باپ کہتا ہے کہ اگر تُو اپنے خاوند کے ساتھ ملک سے باہر گئی تو میں تمہاری شکل تک نہیں دیکھوں گا۔ میں نے کہا میں بیمار ہوں۔ تمہارے رونے کی وجہ سے میرا دل گھبراتا ہے۔ اس لئے تم خود ہی کچھ کرو اور اپنے والد کو کسی نہ کسی طرح راضی کر لو۔ بعد میں میں نے پھر مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا اور انہوں نے کوشش کر کے سمجھوتہ کرا دیا۔ اب دیکھو وقف زندگی ایک جہاد ہے اور جہاد کا عورتوں کو براہِ راست حکم نہیں۔ واقف زندگی نوجوانوں کو غیر ممالک میں جانا پڑتا ہے اور لڑکیاں اکیلی باہر نہیں جا سکتیں۔ اس لئے اس قسم کی قربانی کا انہیں براہِ راست حکم نہیں لیکن جب لڑکیوں میں دین کی خدمت کا جوش پیدا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ ان کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زد جام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۳۴

جدید ہومیو پیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقۂ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ——— مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

پتہ